60134 ـ ڈیوٹی پر جانے میں مشکل اور نہ جانے والے ایام کی حاضری لگانا

سوال

میں نے جلد ریٹائرمنٹ حاصل کرنے کا عزم کیا تا کہ میں اس شہر منتقل ہو جاوں جہاں میرے بیوی بچے اور سسرال رہائش پذیر ہیں، کیونکہ میری ساس بہت زیادہ بیمار ہے اور بیٹی کا قریب ہونا ضروری ہے.
اور بالفعل میں نے اس شہر میں ایک فلیٹ کرایہ پر لے کر اپنا سامان بھی وہاں منتقل کر دیا اور ملازمت سے رٹائرمنٹ کی درخواست دے ڈالی، لیکن مینجر نے مجھے نصیحت کی کہ کچھ دیر انتظار کر لو کیونکہ میں جس شہر منتقل ہونا چاہتا ہوں وہاں برانچ کھولی جا رہی ہے، یا پھر رٹائرہونے والوں کے لیے الاونس دینے کا سوچا جا رہا ہے.
تو اس طرح میں نے یہ عرصہ (دو ماہ) ڈیوٹی پر حاضری بہت کم دی، اور جن ایام میں غائب رہا ان کی بھی حاضری لگائی، سوال یہ ہے کہ:
کیا ڈیوٹی پر میری حالت اور میرا ڈیوٹی پر نہ جانا صحیح ہے یا نہیں ؟
اور اگر صحیح نہیں تو جن سابقہ ایام کی میں نے بغیر ڈیوٹی کیے حاضری لگائی ہے اس کا حکم کیا ہو گا، کیا میں وہ دو ماہ کی تنخواہ واپس کر دوں تا کہ وہ دفتری ضرویات اور کمپیوٹر وغیرہ خرید لیں کیونکہ آفس کو ان اشیاء کی ضرورت ہے، یا کہ تنخواہ صدقہ کر دوں، یا کیا حکم ہے ؟
اور کیا میں ہفتہ میں دو دن حاضر ہو کر باقی ایام کی حاضری لگا دیا کروں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ آپ کو ساس اور اپنے اہل و عیال اور رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی رغبت رکھنے پر جزائے خیر عطا فرمائے، اور اس سلسلہ میں جو آپ سفر اور ایک شہر سے دوسرے شہر منتقل ہونے اور ملازمت چھوڑنے نے اور سفر کی تکلیف اور مشقت برداشت کی ہے اس پر آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے.

دوم:

ڈیوٹی پر حاضر نہ ہونے والے ایام کی حاضری لگا کر آپ حرام کام کے مرتکب ہوئے ہیں، اس میں کوئی شک و شبہ نہیں، کیونکہ اس میں جھوٹ اور لوگوں کا مال دھوکہ اور باطل طریقہ سے کھانا ہے، اور اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اے ایمان والو! تم آپس میں ایك دوسرے كا مال باطل طریقہ سے نہ كھاؤ النساء (29).

اور نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم كا فرمان ہے:

" یقینا سچائی نیكی و بھلائی كی طرف لے جاتی ہے، اور بلا شبہ سچائی جنت كی راہ كی راہنمائی كرتی اور جنت میں داخل كرتی ہے، اور بلا شبہ ایك شخص سچ بولتا رہتا ہے تو وہ صدیق بن جاتا ہے، اور یقینا جھوٹ فسق و فجور كی طرف راہنمائی كرتا ہے، اور بلا شبہ فسق و فجور آگ كی طرف لے جاتا ہے، اور بلا شبہ ایك شخص جھوٹ بولتا رہتا ہے حتی كہ اللہ تعالی كے ہاں اسے جھوٹا اور كذاب لكھ دیا جاتا ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5629) صحیح مسلم حدیث نمبر (4719).

سوم:

ان ایام كی آپ نے جو تنخواہ لی ہے وہ دفتر والوں كو واپس كرنی واجب اور ضروری ہے، اور اس سے فائدہ حاصل كرنا آپ كے لیے جائز نہیں كیونكہ یہ حرام مال ہے.

اور نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم كا فرمان ہے:

" جو جسم بھی حرام پر پلا ہو اس كے لیے آگ زیادہ بہتر ہے "

اسے طبرانی نے ابو بكر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت كیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (4519) میں اسے صحیح قرا ردیا ہے.

اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے كعب بن عجرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے ان الفاظ میں حدیث روایت كي ہے:

" جس گوشت نے بھی حرام پر پرورش پائی ہو اس كے لیے آگ زیادہ بہتر ہے "

سنن ترمذی حدیث نمبر (614) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

آپ كے لیے اس تنخواہ اور مال كو صدقہ كرنے كا حق حاصل نہیں كیونكہ صدقہ تو وہ مال كیا جاتا ہے جس كے مالك كا علم نہ ہو، یا پھر اس كے مالك تك پہنچنا مشكل ہو.

چہارم:

آپ كے لیے ڈیوٹی سے غائب رہ كے ان ایام كی حاضری لگانے كا عمل جاری ركھنا صحیح نہیں، بلكہ آپ كوئی ایسا

طریقہ تلاش کریں جس میں آپ پر کوئی گناہ نہ ہو، یا پھر آپ ابھی سے ہی بغیر پنشن وغیرہ حاصل کیے جلد رٹائرمنٹ پر راضی ہو جائیں، اور آپ کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ کے پاس جو کچھ ہے آپ اسے اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری کیے بغیر حاصل نہیں کر سکتے، اور حرام تو برکت کو ختم کر دیتا ہے، اور حرام مال دنیا و آخرت میں اس کے لیے وبال جان ہے.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی نے اپنی ڈیوٹی پر حاضر ہونے میں سستی کرنے والے، اور حاضری لگانے میں سچائی اختیار نہ کرنے والے شخص کو نصحیت کرتے ہوئے یہ نصیحت فرمائی کہ:

" ہر مسلمان شخص پر امانت کی ادائیگی واجب ہے، اور ڈیوٹی اور ملازمت میں خیانت کرنے سے بچنا چاہیے، اور کام پر حاضر ہونے اور چھٹی کے وقت حاضری لگانے میں بھی خیانت مت کرے، ملازم پر واجب ہے کہ وہی وقت لکھے جس پر آیا اور واپس گیا ہے، تا کہ وہ اپنے آپ کو اس سے بری الذمہ کر سکے، اور ان ملازمین کے ذمہ دار شخص کو بھی چاہیے کہ وہ انہیں نصیحت کرے، اور ان کو خیر بھلائی کی طرف راہنمائی کرتا رہے اور انہیں خیانت کرنے سے ڈراتا رہے.

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے " انتہی

ماخوذ از: مجموع فتاوی الشیخ ابن باز (19 / 356).

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ ہمیں اور آپ کو سیدھے راہ کی توفیق نصیب فرمائے.

واللہ اعلم .